۳۳ ۔ اپنے دروازے کی دستک کا جواب دے ں

ہم گناہ بھر ی دنے امے ں رہتے ہے ں۔ے ہاں تک کہ ہم اور ہماری کلےسائے ں اے سی تعلےمات اور سر گرمے وں مے ں شامل ہوجاتے ہے ں جنکی خدانے اجازت نہے ں دی ہے ۔حتیٰ کہ چنے ہوئے بھی دھوکہ کھاجائے ں گے۔(متی ۲۴:۲۴)

گناہ نے انہے ں ہے، آزمائش نئی نہے ں ہے ۔ا س سے پے شتر کہ ےسوع خدمت شروع کرتا وہ تے ن بار آزماے ا گے ا ۔ آزمائش ہمےشہ پر کشش چےز سے ہوتی ہے ۔ےسوع کو موقعہ دے ا گے ا کہ وہ تمام بھوکے لوگوں کو پتھروں سے روٹی بناکر کھلا سکے ۔ اور شےطان نے حوالہ بھی دے ا کہ وہ اےسا کر سکتا ہے ۔ےہ سننے مے ں توبھلا ہے لےکن ےہ خداکا ارادہ نہے ں کہ وہ اسطرح سے لوگوں کو کھانا کھلائے خدا معجزات کر سکتا ہے وہ فطرت کے ان قوانےن کو جنہے ں اس نے بناے ا ہے انکی خلاف ورزی کی عادت نہے ں بنا سکتا ۔

مجھے ےقےن ہے کہ ےسوع کا دل رحم اور ترس سے بھرا ہے وہ دنے ا سے بھوک ختم کر سکتا ہے لےکن وہ جانتا تھا کہ ےہ اسکا مقصد نہے ں تھا اصل سے دیکھناکہ وہ کےسے زندگی گزارے ۔ وہ جانتا تھا کہ انسان کا دل اسکی اولےن ترجےح ہے بےشک اس نے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلاے ا تھا۔ اس نے دوبارہ اےسا نہے ں کے ا وہ چاہتا ہے کہ انسان اپنے لئے خود کمائے۔

جب ہم کچھ چاہتے ہے ں توےہ ضروری ہے کہ ہم پہلے بےٹھ کر اسکے بارے مے ں سوچ بچار کرے ں اگر ےہ زےادہ پہلے ے ا اچھی نوکری کی بات ہے تو ہم سو چتے ہے ں کے وں ؟ اگر ہم خواہش کرے ں کہ اپنے آمدنی خاندان کی ضرورتوں اور خدا کی بادشاہےت کےلئے اچھا ہو گی توےہ اچھا مقصد ہے ۔لےکن اگر ےہ ہماری دولت کو بڑھانے اور خود غرضی کو بڑھانے کےلئے ہے تو پھر ےسوع کی بات کو ےاد رکھے ں ۔"تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہے ں کر سکتے۔"(متی ۲۴:۶)

بعض اوقات اچھاکام بھی گناہ ہوتا ہے جب اسکے کرنے سے کوئی اور اہم کام چھوڑا جاتا ہے ۔ہماری اولےن ترجےح انجےل سنانا اور سکھانا ہے اور انہے ں خوشخبری بتاناہے۔ اگر ہم بچگا نہ پن سے باہر نکلے ں تو اپنی زندگی کو قرےب سے دےکھ سکے ں گے ۔ بہت سے مسےحی اپنی ضرورےات کو پورا کرتے ہوئے ےسوع کے ساتھ اپنے رشتے کو توڑلیتے ہے ں اور اس طرح سے وہ گناہ مے ں دھنستے چلے جاتے ہے ں ۔ ےہ فےصلہ کرنا اتنا آسان نہیں جبکہ ہمے ں بہت سے خےالات آتے ہیں۔

درحقےقت صرف اےک ہی راہ ہے جس سے ہم فےصلہ کر پاتے ہیں ۔ہمے ں ےسوع کے جوئے مے ں جُت جانا چاہےے جیساکہ دوسرابےل جتا ہے پھر ہم اپنی زندگی کی گاڑی کو بڑی ثابت قدمی اور دھےان سے چلا سکتے ہے ں(متی ۱۱: ۲۸۔ ۳۰)۔ دوسرے لفظوں میں ہمے ں ےسوع کہ ساتھ منسلک رہنا ہے جو کہ مردوں مے ں سے جی اٹھا ہے اور ہماری ہر دعا سنتا ہے ۔ہم اس سے پو چھ سکتے ہے ں کہ ہمے ں کس راستہ پر چلنا ہے تب ہم اسکی شفقت بھری راہنمائی حاصل کر سکتے ہے ں ۔اگر ہم اپنی مرضی کرے ں گے تو مشکلات مے ں پھنس جائے ں گے ۔ اگر ہم بےل کی طرح رضامندگی سے بوجھ اٹھائے ں توا

سکا جوا ہمیں نرمی سے کھینچ کر سیدھے راستہ پر لے جاتا ہے نہ کہ صرف یہ توقع کریں کہ ہر چیز آسمان سے گرے گی۔ دعا کے وسیلہ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسکی بادشاہی میں مزید ہمارا کیا حصہ ہے لیکن ہمیں یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ کیا ہم وہی کر رہے ہیں جو وہ ہم سے چاہتا ہے۔ "میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔" (متی ۱۱:۳۰) اچھے یا برے وقت میں بھی ہم اکیلے نہیں چھوڑے جاتے کہ سب کچھ ہم خود کریں۔ جس چیز کی ہم اکثر خواہش کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ شیطان اس چیز سے ہمیں ملامت کا باعث بنوائے یا ہمیں اس طرح سے مصروف کردے کہ ہم خدا کو وقت نہ دے سکیں۔

کہتے ہیں کہ اگر شیطان مسیحیوں کو مصروف کر سکتا ہے تو اس نے دنیا میں آنے کے لئے اپنا راستہ بنا لیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ برے بننے کی وجہ بہت سے اچھے لوگ ہیں جو کہ کچھ بھی نہیں کرتے۔ یسوع ہمارے دلوں پر دستک دیتا ہے کہ اندر آئے اور وہاں رہے۔ (مکاشفہ ۳:۲۰) وہ اجنبی یا دشمن کی طرح نہیں آتا بلکہ دوست کی حیثیت سے آتا ہے وہ استاد کی حیثیت سے آتا ہے کہ ہماری مشکلات حل کرے۔ وہ ہمیں اطمینان اور سکون دینے آتا ہے وہ ابدی زندگی دینے آتا ہے تعجب ہے کہ کیوں بہت سے لوگ اس دستک کا جواب نہیں دیتے۔ میں سوچتا ہوں کہ لوگ اسکی طرف جائیں تاکہ وہ انہیں اس دنیا میں رہنا سکھائے۔ جب یسوع دستک دیتا ہے تو ہمیں اسکا جواب دینا چاہیے۔